28 مارچ 2014ء

معاشی اظہاریے بہتر ہو گئے: اسٹیٹ بینک کی سہ ماہی رپورٹ

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے معیشت کی کیفیت پر اپنی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 14ء آج جاری کردی۔ رپورٹ کے مطابق مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے آخر تک ملک کے معاشی اظہاریوں میں واضح بہتری پیدا ہوگئی تھی۔ گرانی کا دباؤ گھٹ گیا ہے (نومبر کے بعد)، زرمبادلہ کے ذخائر اور دسمبر 2013ء میں پاکستانی روپے کی مساوات پر دباؤ کم ہوگیا ہے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری دکھائی دے رہی ہے جسے نجی شعبے کے قرض سے مزید سہارا مل رہا ہے، اور جیسا کہ وزارت خزانہ نے بتایا ہے، جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ م س14ء کی پہلی ششماہی میں کم ہوگیا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ م س14ء کی دوسری ششماہی میں مالیاتی اور بیرونی حسابات میں بہتری کا انحصار تھری جی لائسنسوں کی نیلامی کی متوقع آمدنی اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی آمد پر ہے۔ تاہم اگر متوقع سرکاری بیرونی رقوم م س14ء کی دوسری ششماہی میں آگئیں تو اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کا پورے سال کے ابتدائی تخمینے سے متجاوز ہونے کا امکان ہے۔

رپورٹ میں بیرونی حوالے سے حاصل ہونے والے حالیہ فائدے کو اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 1.5 ارب ڈالر کی غیر متوقع آمد سے منسوب کیا گیا جس سے منڈی میں توقعات پیدا ہوئی ہوں گی کہ پاکستان کو م س14ء کی چوتھی سہ ماہی میں تیل کی ادائیگیاں مؤخر کرنے کی سہولت مل سکتی ہے۔ ''اس کی وجہ سے م س14ء کی بقیہ مدت میں گرانی کی توقعات کی شدت کم ہونے کے ساتھ بازار میں شرح سود کا منظرنامہ بھی بدل گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا تخمینہ ہے کہ م س14ء میں اوسط گرانی 8.5 سے 9.5 فیصد کے درمیان رہے گی۔''

رپورٹ کے مطابق کپاس کی پیداوار میں کمی کے باعث م س14ء میں جی ڈی پی نمو کا ہدف حاصل کرنے کے امکانات متاثر ہو سکتے ہیں۔ تاہم بڑے پیمانے کی اشیا سازی بدستور مضبوط نمو کی حامل ہے جو ملک کی مجموعی اقتصادی نمو کے لیے اچھا شگون ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بحالی کو توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری، (گردشی قرضے کے تصفیے کے بعد) بجلی کی بہتر رسد، پچھلے چند برسوں کے دوران (اسٹیل، کاغذ، کھاد، مشروبات اور ربڑ کے شعبوں میں) استعداد میں اضافے اور نجی شعبے کے کاروبار کو ملنے والے قرضوں خصوصاً معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے سے مزید تقویت ملی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری بھی دوسری سہ ماہی میں بڑھی۔ حکومت نے م س14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 188.1 ارب روپے حاصل کیے جبکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 179.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ حکومت آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ حد کے مطابق اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو محدود نہ کرسکی۔ ''بہرکیف، فروری اور مارچ 2014ء میں دو طرفہ رقوم کی آمد اور م س14ء کی دوسری ششماہی میں متوقع دیگر بیرونی رقوم سے ان اہداف کا حصول آئندہ آسان ہونا چاہیے۔''

رپورٹ کے مطابق اخراجات گھٹنے اور محاصل بڑھنے کی وجہ سے م س14ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.1 فیصد تک رہ گیا جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 2.7 فیصد تھا جیسا کہ وزارت خزانہ نے بتایا۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ مالیاتی کفایت شعاری کا اثر وفاقی اور صوبائی سطح دونوں کے ترقیاتی اخراجات پر پڑا۔ اس کا سبب بیرونی رقوم کے فقدان سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ ''ہمارے نقطہ نظر کے مطابق مالیاتی استحکام کے اس پہلو پر معیشت کے طویل مدتی امکانات کے تناظر میں از سرِنو غور کرنے کی ضرورت ہے۔''

بجٹ خسارے میں کمی سے ملکی قرضے کے جمع ہونے کی رفتار م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں کم ہوگئی۔اس کے ہمراہ م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو 1.2 ارب ڈالر کی بھاری ادائیگی اور سازگار شرح مبادلہ نے اس عرصے کے دوران سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تھوڑی کمی کو ممکن بنایا۔ رپورٹ میں پاکستان کے قرضے کے خاکے کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا گیا کیونکہ اس کی ہیئت ترکیبی میں قلیل ترین میعادوں کی طرف تیزی سے رجحان بڑھا ہے۔اس کی وجہ سے حکومت کے لیے اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک اپنے اس نقطہ نگاہ پر قائم ہے کہ پاکستان کے ملکی قرضے کو ازسرِ متوازن کرکے طویل مدتی پیپر کی طرف لانا ضروری ہے تاہم م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں بہتری کا رجحان تھا جو تیسری سہ ماہی میں برقرار رہے۔اس سہ ماہی میں حکومت نے پی آئی بیز کے ذریعے 105.6 ارب روپے حاصل کیے جو چار سہ ماہیوں بعد جمع کی جانے والی بلند ترین رقم تھی۔

منڈی کے احساسات میں یہ تبدیلی گرانی کے گرتے ہوئے امکانات سے منسوب کی جاسکتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں شرح سود مزید بڑھنے کی توقع نہیں کی جارہی۔

رپورٹ کے مطابق عمومی گرانی م س13ء کی پہلی ششماہی کے 8.3 فیصد کے مقابلے میں م س14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً 8.9 فیصد ہوگئی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2013ء میں گر کر 9.2 فیصد رہ گئی جبکہ نومبر 2013ء میں یہ دوہندسی ہوگئی تھی۔ مہنگائی میں کمی کا یہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے۔

ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر آمد رقوم نہ ہونے اور آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیوں کے باعث آخر نومبر 2013ء تک دباؤ میں رہے۔ تاہم دسمبر 2013ء میں صورت حال بہتر ہوئی جب آئی ایم ایف سے 554 ملین ڈالر کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کی دوسری قسط ملی اور اس ماہ جاری کھاتے میں فاضل دیکھا گیا۔'' درحقیقت دسمبر 2013ء میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی سے نومبر 2013ء کے دوران اس میں ڈالر کی نسبت 8.2 فیصد کمی ہو چکی تھی۔''

مارچ 2014ء میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ خاصا کم ہوگیا ہے۔ پاکستان نے نہ صرف آئی ایم ایف کے قرضے کی بھاری قسطیں ادا کی ہیں اور آخر جون 2014ء سے قبل عالمی مالی اداروں سے خاصی رقوم متوقع ہیں بلکہ مارکیٹ نے خلیج تعاون کونسل کے ایک ملک سے 1.5 ارب ڈالر کی رقم غیر متوقع طور پر ملنے پر بہت مثبت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ نتیجتاً بازار مبادلہ کے احساسات میں تبدیلی کے بعد پاکستانی روپیہ جنوری اور فروری 2014ء کے مہینوں میں مستحکم رہا اور مارچ میں اس کی قیمت خاصی بڑھ گئی۔

☆☆☆